

دوسجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھنا ضروری ہے؟



دائرۃ الافتاء اہل سنت
Darul Ifta Ahle Sunnat

تاریخ: 20-05-2024

ریفرنس نمبر: Gul-3174

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں کتنی دیر تک بیٹھنا ضروری ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بس اتنا کافی ہے کہ پیٹھ سیدھی ہو جائے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کم از کم اتنی مقدار ٹھہرنا بھی ضروری ہے کہ ایک مرتبہ سبحان اللہ کہہ لیا جائے۔ دونوں میں سے کس کی بات پر عمل کرنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

سوال کا جواب جاننے کے لیے تین چیزیں سامنے رکھنا ضروری ہے:

1. ایک ہے رکوع اور سجدے سے سر اٹھانا۔

2. دوسری چیز ہے رکوع اور سجدے سے سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہونا یا سیدھا بیٹھنا جسے قومہ اور جلسہ کہتے ہیں۔

3. تیسری چیز ہے قومہ اور جلسہ میں اتنی دیر ٹھہرنا کہ ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار گزر جائے۔ اسے تعدیل ارکان کہتے ہیں۔

پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ رکوع سے سر اٹھانا واجب ہے، جبکہ سجدے سے سر اٹھانا فرض ہے۔ دوسری اور تیسری صورت کا حکم یہ ہے کہ یہ سب چیزیں واجب ہیں، یعنی قومہ اور جلسہ بھی واجب ہے اور تعدیل ارکان یعنی قومہ و جلسہ اور دیگر ارکان میں اتنی دیر ٹھہرنا بھی واجب ہے کہ ایک مرتبہ

سبحان اللہ کی مقدار گزر جائے۔ ان تمام احکام کی بنیاد بخاری شریف کی درج ذیل حدیث پاک ہے۔

بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: ”عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رجلا دخل

المسجد فصلى، ورسول الله صلى الله عليه وسلم في ناحية المسجد، فجاء فسلم عليه، فقال له: ”ارجع

فصل فإنك لم تصل“ فرجع فصلى ثم سلم، فقال: ”وعليك، ارجع فصل، فإنك لم تصل“ قال في

الثالثة: فأعلمني، قال: إذا قمت إلى الصلاة فأسبغ الوضوء، ثم استقبل القبلة فكبر، وقرأ بما تيسر

معك من القرآن، ثم اركع حتى تطمئن راكعاً، ثم ارفع رأسك حتى تعتدل قائماً، ثم اسجد حتى

تطمئن ساجداً، ثم ارفع حتى تستوى وتطمئن جالساً، ثم اسجد حتى تطمئن ساجداً، ثم ارفع حتى

تستوى قائماً، ثم افعل ذلك في صلاتك كلها“ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی اس حال میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسجد کی ایک جانب تشریف فرما تھے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام

کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دوبارہ جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی، وہ

دوبارہ آیا اور نماز پڑھی، پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور سلام کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو، دوبارہ جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس

شخص نے تیسری مرتبہ عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے سکھا دیجئے (کہ میں کیسے نماز

پڑھوں؟) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرے، تو

اچھے طریقے سے وضو کر، پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر کہہ، اس کے بعد جو قرآن تمہیں آسان ہو وہ

پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان ہو جائے، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اعتدال کی حالت

میں سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان ہو جائے، پھر سجدے سے

سر اٹھاؤ یہاں تک پیٹھ سیدھی ہو جائے اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ اطمینان حاصل

ہو جائے، پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور پوری نماز میں اسی طرح کرو۔

(بخاری شریف، جلد 8، صفحہ 135، مطبوعہ دار طوق النجاء)

رکوع سے سر اٹھانا واجب ہے۔ بدائع الصنائع میں ہے: ”أما المفروض فقد ذكروا وهو الانتقال من الركوع إلى السجود لما بينا أنه وسيلة إلى الركن، فأما رفع الرأس وعوده إلى القيام فهو تعديل الانتقال وإنه ليس بفرض عند أبي حنيفة ومحمد بل هو واجب“ ترجمہ: رکوع کے بعد فرض وہ چیز ہے جو ہم نے بیان کر دی کہ رکوع سے سجدے کی طرف منتقل ہونا فرض ہے، کیونکہ یہ انتقال ہی اگلے رکن تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔ جہاں تک رکوع سے سر اٹھانے اور قیام کی طرف واپس آنے کا معاملہ ہے، تو یہ تعديل انتقال ہے اور یہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک فرض نہیں، بلکہ واجب ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد 1، صفحہ 209، مطبوعہ بیروت)

حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: ”قوله: ”والرفع من الركوع“ عطف علی الاطمئنان فهو واجب قال فی الشرح ومقتضى الدلیل وجوب الطمأنينة فی الأربعة ووجوب نفس الرفع من الركوع والجلوس بین السجدة الخ“ ترجمہ: ”رکوع سے سر اٹھانا“ اس کا عطف اطمینان پر ہے اور یہ واجب ہے، شرح میں فرمایا کہ دلیل کا تقاضا یہ ہے کہ چاروں (رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ) میں اطمینان بھی واجب ہے اور رکوع سے سر اٹھانا بھی واجب ہے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی واجب ہے۔

(حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 250، مطبوعہ کوئٹہ)

سجدے سے سر اٹھانا فرض ہے۔ جد الممتار میں فرمایا: ”أما نفس الرفع من السجدة ففرض علی ما صححه فی الهدایة كما سیأتی (مزید کچھ عبارتیں نقل کرنے کے بعد فرمایا) فینبغی أن لا یفترض الا نفس الرفع اذ تکرار السجدة فرض ولا یحصل الا به بخلاف الجلوس فلا یكون الا واجبا للمواظبة كما ذکرهنا“ ترجمہ: سجدے سے سر اٹھانا فرض ہے، ہدایہ میں اسی کو صحیح قرار دیا ہے، جیسا کہ آئندہ بھی عنقریب آئے گا۔ (کچھ عبارتیں نقل کرنے کے بعد) فرض صرف سر اٹھانا، ہونا چاہیے کیونکہ دوسری مرتبہ کا سجدہ بھی فرض ہے اور دوسری مرتبہ کا سجدہ تب ہی حاصل ہو گا جب پہلے سجدے سے سر اٹھایا جائے۔ برخلاف جلسے کے، یہ واجب ہی ہو گا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پر مواظبت ہے جیسا کہ یہاں ذکر کیا گیا۔

(جد الممتار، جلد 3، صفحہ 157، 158، مکتبۃ المدینہ کراچی)

بدائع الصنائع میں ہے: ”والرفع فرض، لأن السجدة الثانية فرض فلا بد من الرفع للانتقال اليها“ ترجمہ: سجدے سے سر اٹھانا فرض ہے، کیونکہ دوسرا سجدہ فرض ہے اور اس فرض کو ادا کرنے کے لیے پہلے سجدے سے سر اٹھانا بھی فرض ہوا تا کہ دوسرے سجدے کی طرف منتقل ہو جا سکے۔

(بدائع الصنائع، جلد 1، صفحہ 210، مطبوعہ بیروت)

قومہ و جلسہ بھی واجب اور ان میں تعدیل بھی واجب ہے۔ ردالمختار میں ہے: ”يجب التعديل أيضا فى القومة من الركوع والجلسة بين السجدين، وتضمن كلامه وجوب نفس القومة والجلسة أيضا لأنه يلزم من وجوب التعديل فيهما وجوبهما“ ترجمہ: رکوع سے کھڑے ہونے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں بھی تعدیل واجب ہے، یہ کلام اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ نفس قومہ (رکوع سے سر اٹھا کر کھڑا ہونا) اور نفس جلسہ (سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھنا) بھی واجب ہی ہے، کیونکہ ان دونوں میں تعدیل واجب ہونے سے ان کا واجب ہونا بھی لازم آتا ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، جلد 2، صفحہ 193، مطبوعہ کوئٹہ)

مراقی الفلاح میں ہے: ”مقتضى الدليل وجوب الاطمئنان أيضا فى القومة والجلسة والرفع من الركوع للأمر به فى حديث المسي صلواته وللمواظبة على ذلك كله. واليه ذهب المحقق الكمال بن الهمام وتلميذه ابن أمير حاج وقال انه الصواب“ دلیل کا تقاضا یہ ہے کہ قومہ اور جلسہ میں بھی اطمینان واجب ہو اور رکوع سے اٹھنا بھی واجب ہو کہ ناقص نماز پڑھنے والے کو حدیث میں اس کا حکم دیا گیا ہے، نیز ان سب پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مواظبت بھی ہے، اسی قول کی طرف محقق کمال بن ہمام رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد ابن امیر حاج رحمہ اللہ گئے ہیں، یہاں تک کہ انہوں نے فرمایا کہ درست قول یہی ہے۔

(مراقی الفلاح متن حاشیة الطحطاوى، صفحہ 249، مطبوعہ کوئٹہ)

اطمینان کی مقدار کے بارے میں مجمع الانہر میں ہے: ”تسكين الجوارح فى الركوع والسجود حتى تطمئن مفاصلها واجب عند الطرفين وأدناه مقدار تسبيحة“ ترجمہ: رکوع اور سجدے میں اعضاء کا ساکن ہو جانا، یہاں تک کہ تمام جوڑا اطمینان کی حالت میں آجائیں، یہ طرفین کے نزدیک واجب ہے اور

اس کی ادنیٰ مقدار ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا ہے۔

(مجمع الانہر، جلد 1، صفحہ 132، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں نماز کے واجبات میں ہے: ”(۱۹) تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ

میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا یوں ہیں (۲۰) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ (۲۱)

جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔“

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 518، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

11 ذوالقعدة الحرام 1445ھ / 20 مئی 2024ء



الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری